ریپبلکن پارٹی کو مسلمان امیدوار کھڑے کرنا چاہئے

مسٹر ظہیر افروز ممبر میونسپل کمیٹی کامٹی نے ریپبلکن پارٹی کے چیرمین کو ایک خط لکھا ہے اور اسکی ایک کاپی ہمارے پاس بغرض اشاعت دی ہے جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ دو میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرنا چاہتا ہوں کہ ریپبلکن پارٹی کو ملک کے دوسرے فرقوں میں مقبول کرنے کے لئے ہمیں ٹھوس قدم اٹھانا چاہئے اور اس موقعہ پر جب کہ جنرل الیکشن قریب ہے ہمیں زیادہ سے زیادہ دوسرے فرقوں کے امیدواروں کو ٹکٹ دیکر انکی مدد کرنی چاہئے خصوصاً مسلمانوں کی طرف خودی دھیان دینے کی ضرورت ہے کیونکہ ان میں کانگریس کی طرف سے مایوسی اور بیچدولی پائی جاتی ہے اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ملک میں جو کچھ انکے خلاف زہریلی فضا پیدا ہے وہ سب کانگریس کی آوردہ ہے یا کم سے کم اسکی پالیسی کا نتیجہ ہے۔

ہم نے دیکھا کہ جبلپور اور مدھیہ پردیش کے اکثر مقامات پر جب ان پر زیادتیاں کی گئی اور اسکا اثر یہاں تک پہنچنے لگا تو وہ کانگریس والوں سے زیادہ ہماری پارٹی کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے ہماری پارٹی سے میل جول بڑھانے میں اپنی عافیت سمجھی اور مقامی پارٹی کے کارکنوں نے بھی دل کھول کر انکی آؤبھگت کی دوسری طرف کانگریسی سفید پوش نیتاؤں نے انکی ڈھارس بندھانے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

اگر ہماری پارٹی اسی طرح ہر مظلوم کی حمایت کے لئے کمربستہ رہے تو دوسرے فرقوں کی ہمدردی حاصل کرنے میں کوئی دیر نہ ہوگی۔

میں جنرل الیکشن میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ ان علاقوں سے مسلمان امیدوار کھڑے کئے جائیں جہاں سے ہماری پارٹی کی مدد سے انکی کامیابی کی امید ہو ودربھ میں ایسے کئی علاقہ ہیں جہاں سے ہم اچھے مسلمان امیدواروں کو کھڑا کرکے کامیاب بنا سکتے ہیں ناگپور شہر کی ایک نشست امراوتی، آکولہ اور بالاپور یہ سب ایسے علاقے ہیں جہاں سے ہم مسلمان امیدواروں کو ٹکٹ دیکر اچھی تائید لے سکتے ہیں اگر ہم نے اس فراخ دلی سے کام لیا تو مسلمانوں میں ریپبلکن پارٹی کا چرچا بڑھے گا اور وہ یقیناً ہماری پارٹی میں ضم ہونگے۔ امید ہے کہ آپ میری تجویز پر پوری ہمدردی سے غور کریں گے۔

ظہیر افروز

وفاداری کا افسانہ

جناب رضی صدیقی

جنون و بربریت کا چرچا ہے جلسہ بہت آتنک ✻ وفاداری کا ہم سے مانگتے ہیں وہ ثبوت اتنک
وفاداری زباتوں سے کبھی بتلا نہیں سکتے ✻ وفاداری کسی آئینے کی طرح دکھلا نہیں سکتے

وفاداری کا آخر پوچھتے کیا ہو تم افسانہ
وفاداری کے معنی خود کہے گا اس کا دیوانہ

وفاداری کا مطلب ٹیپو کے دیباجے سے پوچھو ✻ سراج قوم سے پوچھو بہادر شاہ سے پوچھو
سن اٹھارہ سو ستاون کی ہر افتاد سے پوچھو ✻ اودھ کی بیگموں کے نالۂ و فریاد سے پوچھو
تمہیں جھانسی کی رانی کا زمانہ یاد تو ہوگا ✻ وفاداری مسلم کا فسانہ یاد تو ہوگا ؟
سنائیں گے وفاداری کی پڑھ کر داستاں تم کو ✻ اسیر مالٹا کو شہید انڈماں تم کو
وفا کو قصہ خوانی کے ذرا بازار سے پوچھو ✻ اٹھو جلیانوالہ کے در و دیوار سے پوچھو
وفاداری کو کیا سمجھا تھا کیوں اشفاق نے سمجھا ✻ بھگت کیا تھا کیوں پھانسی کو چھو کر چھوٹتا
وفاداری تو پوچھو ہند کے ہر ایک محسن سے ✻ مسیح الملک جوہر اور انصاری کے مدفن سے
وفاداری ہماری پوچھ لو تم جیل خانوں سے ✻ کبھی پھانسی کے تختوں سے کبھی خونی نشانوں سے
وفاداری بیالیس سن کی ہر روداد سے پوچھو ✻ صدارت کرتی اس دم جس نے اس آزاد سے پوچھو
بتائیں گے تمہیں تفصیل سے ہر بات نیتاجی ✻ لڑی تھی ان کی نگرانی میں ہم نے جنگ آزادی
اگر اسپھال اور آسام کے جنگل میں جاؤ گے ✻ ہمارے خون کے دھبے ہر اک ذرہ میں پاؤ گے
وفاداری کو تم کشمیر کے میدان سے پوچھو! ✻ اٹھو جاؤ ذرا تم مرقدِ عثمان سے پوچھو

زمانہ کا مورخ جب قلم اپنا اٹھائے گا۔
وفاداری و غداری کے وہ معنی بتلائے گا۔

ودربھ تحریک کی حمایت کیجئے

جناب ایڈیٹر صاحب الفاروق۔ سلام مسنون میں نے آپ کا گزشتہ شمارہ بہت غور سے دیکھا میں نے محسوس کیا کہ آپ کا جھکاؤ مذہبی اور دینی امور کی طرف زیادہ ہے خدا آپکے اس جذبہ کو سلامت رکھے اور بڑھائے لیکن اسکے ساتھ ہی ساتھ آپ کو حسب سابق سیاسی امور میں مسلم اقلیت اور خصوصاً ودربھ کے لوگوں کی رہنمائی کرنی چاہئے مومن کانفرنس کی روداد کے ذریعہ آپنے کانگریس کی حمایت کی ہے اور کوئی مضمون ودربھ تحریک کی حمایت میں شائع نہیں کیا اسکی سے مجھے اور میرے ہمخیال دوسرے لوگوں کو بڑی مایوسی ہوئی کہ آپ ابھی تک پرانی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ آنکھ بند کرکے کانگریس کی حمایت کرنے کی پالیسی ترک کر دیں اور یہ دیکھیں کہ ودربھ کے لوگ کیا چاہتے ہیں اور اسمیں بسنے والے عام مسلمانوں کا رجحان اور ان کا فائدہ کس تحریک کی حمایت کرنے میں ہے میرا خیال ہے کہ ودربھ کے اس چھوٹے سے صوبہ میں مسلمان اقلیت کی پوزیشن موثر ہوگی اور وہ اس تحریک میں شامل ہوکر اپنی حیثیت کو منوا سکتے ہیں۔ کانگریس میں کالی بھیڑوں کی اکثریت ہے جو مسلمان اقلیت کو اپنی جیب میں سمجھکر انکی طرف آنکھ اٹھانا ضروری نہیں سمجھتی اس صورت حال کا واحد علاج یہ ہے کہ ہم اپنی پوری قوت کے ساتھ ودربھ تحریک کی حمایت کریں اور جہاں تک ممکن ہو سکے کانگریس امیدواروں کو ناکام بنانے میں حصہ لیں یہی وقت کی پکار ہے اور ودربھ کے در و دیوار سے یہی صدا بلند ہو رہی ہے کہ ہم کو ہماری ناگپور راجدھانی چاہئے۔ اور اسکا انتظام ودربھ کے لوگوں کے ہاتھوں میں۔ یہ یاد رکھئے کہ جب تک کانگریس راج ہے یہاں سے فرقہ پرستی کی لعنت کم نہیں ہو سکتی بلکہ وہ دن بدن بڑھتی رہیگی قومی یکجہتی کا راگ الاپنے والے نیتا خود انکے خلاف عمل کرتے ہیں انکے قول اور فعل میں کوئی یکسانیت نہیں ہے اسلئے میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ پورے جوش کے ساتھ ودربھ تحریک کی حمایت کیجئے اور کانگریس کی بدمست اکثریت کا ودربھ سے جنازہ نکال کر دم لیجئے خدا آپ کو ہمت دے۔

خادم۔ عبدالحفیظ

کانگریس کی حمایت گناہ ہے

جناب ایڈیٹر صاحب۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے اخبار کے ذریعہ اپنے مسلمان بھائیوں اور کام کرنے والے دوستوں سے دو دو باتیں کروں۔

میں کوئی مفتی اور مولوی نہیں ہوں لیکن اپنے فرقہ کے نفع نقصان کو سمجھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح میں نے سوچا سمجھا ہے اس طرح اور بہت سے لوگوں نے موجودہ حالات کو سمجھنے کی کوشش کی ہوگی میرا اپنا مطالعہ ہے کہ کانگریس کے نزدیک مسلمانوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اور کیوں ہونے لگی جب مسلمان ہم جیسی نقصان اٹھانے کے بعد بھی کانگریس کو ہی اپنا مائی باپ سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ آج بھی ہم جس حال میں ہیں کانگریس کی حمایت کرتے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ یہ کانگریس کی حمایت کرکے زیادہ ہیٹتے ہیں کیونکہ دوسری سیاسی پارٹیاں یہ محسوس کرتی ہیں کہ مسلمانوں کے ووٹ لیکر کانگریس کامیاب ہوتی ہے ورنہ عام ہندوستانیوں میں کانگریس کے حامی ۲۰۔۲۵ فیصدی سے زیادہ نہیں ہیں ودربھ سے برائے نام تین امیدواروں کو کانگریس نے ٹکٹ دیا ہے اگر یہ تینوں امیدوار بھی اپنا ٹکٹ واپس کر دیں تو بہت اچھا ہو مگر ان سے کوئی امید نہیں ہے اسلئے ہم کو چاہئے کہ تینوں کو شکست دینے میں دوسری پارٹیوں کی مدد کریں تاکہ کانگریس کو لزوم کی پول کھل جائے۔ بہر حال کانگریس کی کسی صورت میں حمایت نہ کیجائے اور دوسری پارٹیوں کا ساتھ دیکر ان کی ہمدردی حاصل کیجائے یہ ودربھ کے مسلمانوں کی

عرس مبارک

حضرت سلطان السالکین خواجہ خواجگان حضور خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیر شریف

امسال حسب دستور عرس مبارک یکم رجب ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۱ء لغایت ۶ر رجب ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۱ء

یہی وہ باعظمت زمانہ ہے کہ نور ازلی نے ذات گرامی ھذا حبیب اللہ (حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ) کو بات نبی حبیب اللہ کے پیغام کے ساتھ اپنی آغوش رحمت میں لیا دوہی اللہ ہے العزیف ہے کہ مشتاقان جمال خواجہ و عقیدت مندان آستانہ زیادہ سے زیادہ اس مسعود و مبارک موقعہ پر شریک ہو کر اپنے قلوب کو مسرور اور دامن مقصود کو فیض و برکات سے بھر کر متاع دارین سے مالا مال ہوں گے۔

(۱) درگاہ شریف کا درولیت انتظام آمدنی اور اخراجات کی تمام و کمالی ذمہ داری درگاہ کمیٹی کی ہے جو کہ زیر صدارت جناب ایم اسمٰعیل شریف صاحب سابق لیبر کمشنر بنگلور درگاہ کی خدمت کو ذریعہ ناظم انجام دے رہی ہے

(۲) چونکہ عرس کے ایام میں شدید سردی ہو گی اس لئے زائرین کے بچاؤ کے لئے درگاہ شریف کے حاطہ میں زیادہ سے زیادہ شامیانے نصب کئے جائیں گے اور ان کے ٹھہرنے کے لئے کیمپ واقع محلہ اندر کوٹ بھی قائم کیا جائے گا۔

(۳) ویسٹرن ریلوے سے بھی زائرین کے سفر کی سہولت کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں اور اسپیشل ٹرینوں کا بھی انتظام کیا جائے گا واپسی ٹکٹ کے لئے حسب دستور سابق درگاہ شریف میں بکنگ آفس قائم کیا جائے گا۔

(۴) زائرین سے درخواست ہے کہ حسب معمول ٹیکہ لگوا کر آئیں

(۵) بلا اجازت درگاہ کمیٹی حدود درگاہ شریف میں کوئی دکان نہیں لگائی جا سکتی اور نہ کوئی صاحب بلا اجازت کسی قسم کی تقریر کر سکتے ہیں

(۶) درگاہ معلی کے نام بر مدات ذیل کے سلسلے میں کوئی شخص کسی زائر یا معتقد حضور بابا غریب نواز رح سے کسی رقم وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے نیز درگاہ معلی کی طرف سے کوئی سفیر یا کوئی جماعت کسی قسم کا چندہ یا نذرانہ حاصل کرنے کے لئے مقرر نہیں کیا گیا ہے اس لئے منجملہ زائرین و معتقدین حضور غریب نواز رح کو واضح طور پر مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس قسم کے لوگوں سے گریز کریں کیوں کہ اس قسم کے اشخاص یا جماعت کوئی دستخط شدہ رقومات نہ درگاہ شریف میں داخل کرتے ہیں اور نہ وہ درگاہ کے مصرف میں آتی ہے لہٰذا جملہ عطیات و ترسیل زر متعلقہ درگاہ صرف ناظم درگاہ معلی پوسٹ بکس ۳۳ اجمیر شریف کے نام ہر کرنے چاہئیں تمام آمدنی و اخراجات کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے جو کہ بجٹ منظور شدہ درگاہ کمیٹی کے تحت میں ہوتے اکاؤنٹنٹ جنرل راجستھان کے ذریعہ سے حسابات کا آڈٹ کیا جاتا ہے انتظامی امور کے سلسلے میں مفصل سالانہ رپورٹ دفتر درگاہ شریف سے شائع ہوتی ہے نیز تمام معلومات دفتر درگاہ معلی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

درگاہ معلی کے اخراجات کے مدات حسب ذیل ہیں

(۱) اعراس بزرگان دین۔ قرآن خوانی فاتحہ حضور غریب نواز محافل بخشینہ ششم چہارم دہم، ختم خواجگان چشتیہ

(۲) پخت و تقسیم لنگر ہر دو وقت

(۳) برقی روشنی درگاہ شریف

(۴) روشنی موم اندرون گنبد مبارک

(۵) گل و صندل و خوشبو مزار اقدس

(۶) وظائف ائمہ موذنین درگاہ شریف و دیگر مساجد و محلہ جات

(۷) اخراجات دارالعلوم معینیہ عثمانیہ درگاہ شریف

(۸) طبی امداد مسافر شفاخانہ درگاہ معلی

(۹) صفائی درگاہ شریف

(۱۰) امداد بیوگان و محتاجان یتامیٰ

(۱۱) امداد و مسافر ورود وارد

(۱۲) وظائف تعلیمی نادار طلبہ

(۱۳) جاروب کشان خدمت گاران کا حق الخدمت

(۱۴) عمارت درگاہ شریف کی مرمت اور جدید تعمیرات

(۱۵) آب رسانی درگاہ شریف

(۱۶) ہاؤس ٹیکس جائداد درگاہ شریف

(۱۷) تجہیز و تکفین لاوارثان

(۱۸) نشر و اشاعت مشن خواجہ صاحب

(۱۹) دیگر اخراجات لحت دیگہا وغیرہ وغیرہ

نوٹ:- جو حضرات برضا و رغبت خود مندرجہ بالا مد یا ست کے لئے عطیات یا نذرات دینا یا بھیجنا چاہیں وہ صرف ناظم درگاہ معلی کے پتہ پر ارسال فرمائیں جس کی باقاعدہ مہر شدہ رسید دفتر درگاہ شریف سے فوراً ارسال کی جاتی ہے۔

سید آل محمد شاہ بی سی۔ ایس

ناظم درگاہ معلی پوسٹ بکس ۳۳ اجمیر راجستھان

ربانی ہائی اسکول

سوشل گیدرنگ کی رپورٹ

ہمارے اسکول کی اکیسویں سوشل گیدرنگ کی رپورٹ پیش کرنے سے پہلے میں یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ آج سے تین سال پہلے تک ہمارے اسکول میں سوشل گیدرنگ کے اجتماعات ہر سال منعقد نہیں ہوتے تھے بلکہ یہ تقریب دو یا تین سال کے وقفہ سے منائی جاتی تھی۔ لیکن سلور جوبلی کے بعد سے اب سوشل گیدرنگ کا انعقاد ہر سال کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اسکول کے پرنسپل، وائس پرنسپل اور دیگر اساتذہ کے ساتھ مجلس منتظمہ کے محترم ممبران کا شکر گزار ہوں کہ جو اپنی معاونت اور جذبہ شفقت سے ہمیں نوازتے رہتے ہیں

ہماری اکیسویں سوشل گیدرنگ کا آغاز مورخہ ۱۴ر نومبر ۱۹۶۱ء کو یوم اطفال کے پروگرام سے ہوا جس کا افتتاح جناب محترم ممتاز احمد صاحب قریشی نے فرمایا صاحب موصوف نے اپنی افتتاحی تقریر میں تعلیم کے ساتھ کھیل کود کی اہمیت اور اسکول کی مزید ترقی پر زور دیا اسکول کمیٹی کے ممبر جناب فاروقی صاحب نے یوم اطفال کی غایت اور اہمیت بتلائی اور اس دن تمام طلباء نے کھیل کود میں حصہ لیا

۱۶ر نومبر کی شب میں ہماری سوشل گیدرنگ کا افتتاح محترم سعد اللہ خاں صاحب سکریٹری ودربھ بورڈ آف ایجوکیشن نے کیا۔ اپنی افتتاحی تقریر میں موصوف نے طلباء اور طالبات کے علاوہ نوجوان کو بلندی کردار کی تلقین کی موصوف نے حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کے واقعات کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کا خاص اس کی نیک عملی اور اس کا حسن کردار ہے جس کی بدولت دشمن کا دل موہ لیتا ہے آپ نے نوجوان کو درس دیتے ہوئے فرمایا کہ برائی کے مقابلے میں برائی پیش نہ کرو بلکہ اپنی اچھائیوں سے اس برائی کو بھی اچھائی میں تبدیل کر دینے کا حوصلہ رکھو۔

افتتاحی جلسے کی صدارت نگر سبھا کانگریس کمیٹی کے صدر اور ہمارے اسکول کی بلڈنگ کمیٹی کے نائب صدر جناب لوہن لال سیر جی کی آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں اساتذہ کے صحیح سمجھایا اور اسکول کی مزید ترقی کی دعا کی۔ سوشل گیدرنگ کے افتتاحی جلسے کے اختتام پر محترم سعد اللہ خاں صاحب نے آرٹ کی نمائش کا بھی افتتاح کیا حاضرین نے نمائش میں پیش کی ہوئی اشیاء کو بہ نظر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔

مورخہ ۱۷ر نومبر کو جی طلباء کے تحریری اور تقریری مقابلے ہوئے ان جلسوں کی صدارت علی الترتیب جناب

خود طلباء و نے کی اس تفریحی پروگرام کے متعلق میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ہندوستان کے مدرسہ نے کثیر تعداد اسمیں شرکت کر کے ہماری ہمت افزائی فرمائی

حضرات میں نے اپنی گزشتہ رپورٹ میں اس بات کا ذکر کیا تھا کہ ہمارے اسکول کے تمام اساتذہ صرف تعلیمی معاملات ہی میں نہیں بلکہ کھیل کود دیگر مشاغل کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں پہلے ہائر سکنڈری امتحان میں ہمارے اسکول کا نتیجہ ۸۷ فیصدی رہا اور کھیل کود کے میدان میں بھی ہمارے اسکول نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہیں اس مدرسہ کے تمام طلباء کی جانب سے اسکول کے پرنسپل، وائس پرنسپل اور دیگر اساتذہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں

آخری دن جلسہ انعامات کی صدارت جناب چودھری اننت رام صاحب ایم ایل اے نے فرمائی اس جلسے کے مہمان خصوصی جناب سید عبد المطلب صاحب نے ہمارے جلسے میں شرکت فرما کر نہ صرف اسکی رونق کو چار چاند لگا دیا بلکہ اپنے قیمتی نصائح اور زرین خیالات سے ہم کو مستفیض فرمایا۔

میں اسکول کی مجلس منتظمہ کے اراکین کا بھی شکر ادا کرتا ہوں کہ باوجود قلیل ذرائع آمدنی کے طلباء کی آسانی اور اسکول کی مزید ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں اور ہماری ہمت افزائی کے سلسلے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے میں ان تمام اساتذہ اور طلباء کا بھی بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے سخت محنت اور ان تھک کوششوں سے سوشل گیدرنگ کے مختلف پروگرام کو کامیاب بنایا

چھپانی خدیجہ بائی گرل ہائی اسکول کامٹی

اس سال سے ایک علاوہ اسکول ربانی ہائی اسکول کے انتظام میں شروع ہوا ہے ہمارے شہر میں لڑکیوں کی اعلےٰ تعلیم کا کوئی بندوبست نہ ہونے سے اکثر و بیشتر لڑکیاں اعلےٰ تعلیم سے محروم رہتی تھیں خدا خوش رکھے جناب حاجی جوزف بھائی صاحب کو جنہوں نے اپنی والدہ محترمہ کی یاد میں اس اسکول کو جاری فرما کر ہمارے شہر کی غریب آبادی کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کر دیا اور شہر کی واحد تعلیمی انجمن مدرسہ المسلمین نے اسکے انتظام کی ذمہ داری اپنے سر لے لی۔

اس گرل اسکول نے اپنا پہلا سماجی اجتماع (سوشل گیدرنگ) نہایت شاندار طریقہ پر تزک و احتشام کے ساتھ منایا۔ ۱۶ر نومبر ۱۹۶۱ء جمعرات کی مبارک شب میں چھپانی خدیجہ بائی مرحومہ کے نواسے اقبال نواب نے خواتین کے گرل ہائی اسکول کی بلڈنگ

ہمارے مبصر کی رائے

تنقید بمبئی ۔ یہ ہفت روزہ اخبار جناب وسیم انصاری صاحب کی ادارت اور علامہ محوی صدیقی صاحب لکھنوی کی سرپرستی میں ستمبر ۱۹۶۱ء سے عروس البلاد بمبئی سے نکلنا شروع ہوا ہے مضامین کے لحاظ سے یہ اخبار رسم بااسم ہے یعنی اسکے اکثر مضامین تنقیدی ہوتے ہیں افسوس ہے کہ بعض مضامین کا معیار گھٹیا ہے جس سے جریدہ کی افادیت میں فرق آگیا ہے ایسے مضامین کی اشاعت سے احتراز ضروری ہے اگر تنقید کے اعلےٰ اصولوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے تو جریدہ ہندوستان کے ادباء اور شعراء کا منظور نظر ہو کر اپنا خاص مقام حاصل کر سکتا ہے۔ کچھ عرصے سے اردو میں تنقیدی رسالوں اور جریدوں کی کمی کو شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے ہمیں بڑی خوشی ہوگی اگر اس ضرورت کو "تنقید" پورا کرنے کی سعی بلیغ کرے اگر تنقید سیکھنے اور سکھانے کے لئے کی جائے تو وہ مفید اور معیاری کہی جائیگی اور اگر اس سے سوستے اور چٹکی لینے کا کام لیا جائے تو وہ تنقید نہیں تنقیص ہو جائیگی جس سے پرہیز لازم ہے

جریدہ کی لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ شعراء اور ادباء اسکی سرپرستی فرما کر ناشرین کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

آٹھ صفحات کے اس ہفت روزہ اخبار کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے مقرر کیا گیا ہے ایک پرچہ کی قیمت ۱۳ نئے پیسے۔ ملنے کا پتہ:- مینجر ہفت روزہ تنقید، ۳ بی جوبلی بلڈنگ سائکلی اسٹریٹ بمبئی نمبر ۸ -

طلوع بمبئی - یہ ہفت روزہ اخبار جناب اصغر علی صاحب عابدی کی ادارت میں اکتوبر ۱۹۶۱ء سے نکلنا شروع ہوا ہے اس کو بمبئی کے آسمان صحافت کا ایسا چمکتا ہوا نیا ستارہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا جو حریت فکر کی خدا پرستانہ ٹھنڈی روشنی پھیلاتا ہے اور تاریکیوں کے خلاف دعوت جہد و عمل دیتا ہے برائی اور فساد کے مقابلے میں امن کا نقیب ہے باطل کے مقابلے میں نعرۂ حق کا بانگی ہے اسکے مضامین ادب معاشرت اخلاق اور مسائل حاضرہ پر مشتمل ہوتے ہیں اسلامی افکار و خیالات کا اچھا داعی ہے خدا اسکی اٹھان اور اسکی کو بدنظری سے بچائے اور اسکے پاکیزہ بانکپن میں ترقی دوں رات چوگنی عطا کرے -

اچھے مفید مضامین کے ساتھ اسکی لکھائی چھپائی بھی اچھی ہوتی ہے بڑی سائز کے بارہ صفحات کے اس اخبار کی سالانہ قیمت ۱۲ روپیہ اور ایک پرچہ ۲۵ نئے پیسے مقرر کی گئی ہے جو زیادہ نہیں ہے۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر ہفت روزہ طلوع - ۱۲۵ - اے زین العابدین روڈ بمبئی نمبر ۸

پاکستان کی بساط سیاست :- اس کتاب کے مؤلف خواجہ غلام محمد صاحب ہیں جو ایک پرانے صحافی اور مصنف ہیں یہ کتاب بڑے سائز کے ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے اور اسکے زیادہ تر مضامین ان اقتباسات پر مشتمل ہیں جو پاکستانی اخبارات سے نقل کئے گئے ہیں ان کے مطالعہ سے پاکستان کی بساط سیاست کو سمجھنے میں یقیناً مدد ملتی ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ اچھا ہے قیمت تین روپے پچاس نئے پیسے۔ ملنے کا پتہ شری کندن لال بھنڈولہ - ۱۸ - ای پرتھوی راج لین نئی دہلی -

انوار اسلام - یہ ایک ماہوار دینی اور علمی رسالہ ہے جو ابھی حال میں رام نگر بنارس سے نکلنا شروع ہوا ہے جناب ابو محمد امام الدین صاحب رام نگری اسکے نگران اور جناب محمد قمر الدین صاحب اسکے مدیر ہیں اسلامی علوم و حقائق کو حوالی بنانا اسلامیات کو موجودہ علمی و ادبی مذاق کے مطابق پیش کرنا اسلام کے خلاف کئے گئے پروپیگنڈوں کا ازالہ اور غیر مسلم بھائیوں کے استفسارات کے جواب دینا اسکے مقاصد اشاعت میں شامل ہیں ان مقاصد کے پیش نظر آپ رسالہ کی اہمیت اور ضرورت بخوبی سمجھ سکتے ہیں اگر ہم یہ کہیں تو بیجا نہ ہوگا کہ یہ رسالہ اپنی قسم کا واحد رسالہ ہے جسکی موجودہ حالات میں بیحد ضرورت تھی خدا کرے یہ اپنے نیک مقاصد میں کامیاب ہو اور ہمارے علم دوست برادران دین اسکی توسیع اشاعت کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھیں امید ہے کہ اگر مولانا امام الدین صاحب کو دلجمعی کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو اس رسالے کی اشاعت کے ساتھ بروئے کار لانے کا موقعہ ملا تو وہ بہت ہی مفید خدمات انجام دے سکیں گے۔ رسالہ ہر ماہ ۵۰ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے اور اپنے متنوع مضامین کے لحاظ سے پڑھنے کے قابل سالانہ چندہ چار روپے قیمت فی پرچہ ۳۷ نئے پیسے کچھ زیادہ نہیں ہے ملنے کا پتہ دفتر انوار اسلام رام نگر بنارس -

امریکی کتابچے - ہندوستان اور امریکہ کی دوستی بڑھتی جا رہی ہے اور اسی رفتار سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شعبۂ نشر و اشاعت کی سرگرمیاں بھی تیزی سے تیز تر ہوتی جا رہی ہیں ہمارے دفتر میں اسکے حسب ذیل انگریزی کتابچے موصول ہوئے ہیں

(1) [illegible] in Courage

(2) Bridges of understanding By John T Reid.

(3) Twelve Inventions That Changed the world

رسالہ امریکن سٹی زن شپ کے سلسلے کی کڑیاں American Citizenship Series ہیں ان کتابچوں میں معلومات افزا بیان ہے اگر کے لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ [illegible]

یاد رفتگان

آہ منشی عبدالقادر صاحب مومن پورہ ناگپور

منشی صاحب ۱۹۶۱ء نومبر ماہ کی ۱۸ر تاریخ کو اچانک دل کی حرکت بند ہو جانے سے اس دنیائے فانی سے منہ موڑ کر عالم بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ إنا للّٰه و إنا إليه راجعون۔ انکے انتقال پر ملال کی وحشت ناک خبر آگ کی طرح ناگپور اور کامٹی میں پھیل گئی۔ ناگپور مومن پورہ میں آپکی ہستی متعدد سیاسی اور سماجی تحریکات کا ایک طویل عرصہ تک مرکز اور محور رہی ہے گذشتہ دو سال سے دل کی بیماری نے ان کو گھر کی چار دیواری میں محبوس اور مقید کر دیا تھا مگر انتقال سے چند ماہ پہلے دوا کھا ان دولس نے ان کو دوبارہ پبلک پلیٹ فارم پر لا کھڑا کر دیا تھا مرحوم ایک طویل عرصہ تک امداد باہمی کی انجمنوں میں دلچسپی لیتے رہے خصوصاً مومن ویورس کو آپریٹیو سوسائٹی کے قیام و استحکام میں ان کا خاص حصہ رہا ہے مومن کانفرنس کے بھی وہ ناگپور میں ایک عرصے تک روح رواں رہے خدا بخشے بہت سی خوبیاں بھی مرنے والے میں ۲۰ر نومبر ۱۹۶۱ء کی شام کو بعد نماز مغرب آپکا جنازہ انکی مومن پورہ کے قبرستان میں جبکہ ہندو مسلمان لیڈران اور ترقی پارٹی کی انکی رفاقت پر اپنے اعتراف اور اپنے نیک کام رفیق کی دائمی جدائی اظہار رنج و غم کر رہے تھے سپرد خاک کیا گیا منشی صاحب کے ساتھ انکے اچھے اعمال اور رفاہ عام کے کام چلے گئے اور ہمارے دلوں میں انکی یاد ایک داغ بن کر رہ گئی ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور مرحوم کے لواحقین کو جن میں دو جوان بچے بھی شامل ہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ دعا گو۔

— ملزبہ

جھوٹی اطلاع سے ہوشیار

تمام لوگوں کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ،

(۱) اسمٰعیل احمد یاسین دالال (۲) یونس حاجی عبدالعزیز (۳) یونس داؤد بھائی۔ یہ تینوں آدمی ہماری کمپنی میں کام کرتے تھے۔ کچھ دنوں پہلے انہیں ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے ہم نے سنا ہے کہ انہیں سے کچھ لوگ خود کو پارٹنر وغیرہ بتا کر لوگوں میں غلط فہمی پھیلا رہے ہیں اسطرح لوگوں سے دھندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ انہیں سے کوئی آدمی کمپنی کا پارٹنر نہیں تھا اور انکا اسطرح کا فعل ناجائز ہے۔ تمام بیوپاری بھائیوں سے گزارش ہے کہ ان لوگوں سے ہمارے نام پر کسی قسم کا لین دین کیا تو اسکے وہ خود ذمہ دار ہونگے ہماری فرم کسی قسم کی ذمہ دار نہ ہوگی۔

(۱) مانگی لال جیاوت۔ (۲) عبدالرحمٰن

پارٹنرس۔ مانگی لال عبدالرحمٰن اینڈ کمپنی گاندھی باغ ناگپور ۲

ہیڈ آفس بمبئی ۳

جلسۂ تہنیت و مبارکباد

بزم انیس اور بزم سخن کی جانب سے اردو پبلک لائبریری گردی بازار کامٹی میں ایک جلسہ ہوا جسمیں جناب عبدالرب صاحب ایم اے (گولڈ میڈلسٹ) کے ودربھا ودیالیہ میں اسسٹنٹ لکچرر مقرر ہونے پر کامٹی کے شعراء اور ادباء نے ان کو مبارکباد دی جناب صدیق اختر صاحب ناظم بزم سخن نے ایک تہنیت نامہ پیش کیا جسمیں لکھا تھا کہ آپ ابتداء سے ذہین اور طباع طالب علم رہے ہیں آپ نے بچپن ہی سے غربت اور مشکلات کا مقابلہ کرکے اپنے تعلیمی دور میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے نہ مفلسی آپ کا راستہ روک سکی نہ مشکلات آپ کو ناکامیاب بنانے میں کامیاب ہو سکیں" اسمیں یہ بھی کہا گیا ہے" جو لوگ آج آپکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں وہ سب آپکے بزرگ ہیں اس تعریف اور ہمت افزائی کا یہ مطلب ہے کہ آپ نے علمی بلندیوں کی جو ابتدائی منزلیں طے کی ہیں وہ ختم نہ ہوں کیونکہ علمی عروج کی کوئی انتہا نہیں ہے

عبدالستار فاروقی صاحب نے عبدالرب صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ سونا تپنے کے بعد ہی کندن بنتا ہے عبدالرب صاحب کی زندگی کے حالات بھی کچھ اسی قسم کے ہیں انہوں نے مصائب و آلام سے مقابلہ کرتے ہوئے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ یقیناً ہر طرح ہمت افزائی کی مستحق ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہجوم افکار سے بے تاب ہو کر بھی اپنے معیار کو باقی رکھیں گے کیونکہ میرا اپنا تجربہ ہے کہ اکثر لوگ ہجوم آلام سے نکلکر فراغت کے زہراب میں پھنس جاتے ہیں اور اسکے بعد انکے کمالات کو گھن لگنا شروع ہو جاتا ہے

عبدالرب صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں اپنے بھائیوں اور بزرگوں کی اس خوشی اور ہمت افزا الفاظ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں انشاء اللہ آپ کی حوصلہ افزائیاں مری رہنما ثابت ہونگی جناب شاطر حکیمی اور حافظ مظفر صاحب نے نظمیں پیش کیں اسکے بعد طرحی مشاعرہ کا دور شروع ہوا جو ایک بجے رات تک چلتا رہا۔

قطعات

از پنڈت گوردا س رام سوز صاحب ہوشیارپوری

جیسے افلاس کے آتے ہی تن کچھ اور ہوا ۔
میری بے لوث محبت پہ بھی شک کرتے ہیں ۔
ایسے ماحول میں جینے سے تو مرنا بہتر
لوگ اب میری شرافت پہ بھی شک کرتے ہیں

بادہ و خوار تو یہاں بھی ہیں
شیخ صاحب اگر ہو جیب میں زر
کیا ضرورت نہیں عبادت کی ۔
دس ادھر دے دئے۔ تو بیس ادھر

اللہ اللہ فریب فہم و شعور ۔
اب تو دل و نوں کا مدفن ہے ۔
زندگی کی تڑپ کو لوٹ لیا ۔
عقل رہبر نہیں ہے رہزن ہے ۔

بقیہ۔ ہمارے مبصر کی رائے

جرمنی کے کتابچے۔ وفاقی حکومت جرمنی کے شعبۂ نشریات واقع بُن نے ہمارے پاس دو کتابچے ایک اردو میں "جرمنی۔ ایک مطالعہ" Abgal gnaen facts انگریزی میں بھیجے ہیں ان کتابوں سے وفاقی جرمنی کے مسائل سمجھنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے اور کتابت کی لکھائی چھپائی اسقدر دیدہ زیب ہے کہ ہندوستان میں اسکا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اس شعبہ سے ہمارے پاس اردو میں جو مراسلات اور مضامین آتے ہیں وہ اپنی لکھائی چھپائی اور صفائی کے لحاظ سے اتنے اچھے ہوتے ہیں کہ خواہ مخواہ پڑھنے کو جی چاہتا ہے ہمارے محکمہ نشریات حاطلی ... حکومت ہند کو اس سے سبق لینا چاہئے